بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

نمبر ۵	امرتسر - بابت ستمبر ۱۹۳۲ء	جلد ۴

مؤدّت نامہ ثنائی

اور

خواجہ کمال الدین لاہوری

(بقلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

(۴)

ناظرین کو یاد ہوگا مولانا فاتح قادیان نے گذشتہ دسمبر میں بذریعہ ایک مطبوعہ خط کے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو توجہ دلائی تھی کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر کسی مجلس میں بیٹھکر تبادلہ خیالات کریں۔ اس کے جواب میں خواجہ کمال الدین صاحب احمدی لاہوری نے ایک رسالہ لکھا۔ جس کا جواب "مرقع قادیانی" بابت جون سنہ رواں سے خاکسار کی طرف سے شروع ہو کر آج ختم ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب نے جواب تو چند صفحات میں دیا، مگر مرزا صاحب کے اوصاف اور کمالات بہت طول طویل لکھے۔ اس لئے خاکسار کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا پڑا۔ ہر ایک کمال کی پوری تحقیق کی۔ منجملہ کمالات مرزا کے چار نمبر مرقع بابت اگست میں درج ہو چکے ہیں۔ آج

نمبر ۵ سے درج ہیں۔ (معمار)

(۵) براہین احمدیہ ص۱۱ میں ایک الہام لکھا تھا۔ "شاتان تذبحان"۔ اس کا ترجمہ بھی وہیں لکھا تھا کہ "دو بکریاں ذبح کیجائینگی"۔ اس کے بعد جب مرزا صاحب نے محمدی بیگم والی پیشگوئی کی تو کہا کہ ان بکریوں سے مراد محمدی بیگم کا والد اور خاوند ہے۔ (ص۵۷ ضمیمہ انجام آتھم) اس کے بعد مرزا صاحب کے دو مرید کابل میں سنگسار کئے گئے۔ تو حقیقۃ الوحی ص۲۶۲ پر لکھا کہ "اس پیشگوئی کے مصداق بھی دونوں بزرگ ہیں"۔ (خوب!)

(۶) "الامراض تشاع والنفوس تضاع"۔ امراض پھیلائی جائینگی اور جانوں کا نقصان ہوگا۔" (ص۲۶۳) کیا خارق عادت پیشگوئی ہے۔ شرم!

(۷) "خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام یوسف رکھا ہے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ جس طرح یوسف کو اس کے بھائیوں نے دُکھ دیا آخر خدا نے اسے عزت بخشی۔ اسی طرح مجھے دکھ دیا گیا اور خدا نے مجھے عزت کا تاج پہنایا۔" (مفہوم۔ حقیقۃ الوحی ص۲۵۸)

کیسی باریک و لطیف پیشگوئی نکالی ہے۔ سچ ہے۔ "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"۔

(۸) "خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام آدم رکھا۔ مطلب یہ کہ جسطرح آدم کی فرشتوں نے عیب جوئی کی مگر خدا نے اسے خلیفہ بنایا، اسی طرح میری عیب جوئی کی گئی مگر خدا نے مجھے غالب کیا۔" (ص۲۵۷)

یہ پیشگوئی تو پہلی پیشگوئی یعنی نمبر ۷ سے بھی بہت لچکدار ہے۔

(۹) "ایک دفعہ میں بیمار ہوا۔ سخت درد تھی۔ موت کے خوف سے دعا مانگی۔ الہام ہوا "ان اللہ علی کل شیئ قدیر" الخ ساتھ ہی مجھے نیند آ گئی۔ آنکھ کھلی تو بالکل آرام تھا۔" (ص۲۳۴ حقیقۃ الوحی) (گواہ کون؟)

(۱۰) "ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ حالت بیتابی میں تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب بیدار ہوا تو بالکل آرام تھا۔ اور زبان پر الہام تھا

"واذا مرضت فھو یشفین" (ص۲۳۵ حقیقۃ الوحی) (کیا ثبوت؟)
حاصل یہ کہ حقیقۃ الوحی کی وہ "سو ثابت شدہ پیشگوئیاں" اسی طرح تفریحات سے بھری ہوئی ہیں۔
آگے چلکر خواجہ صاحب جو ایک لائق وکیل ہیں مرزا صاحب کی غلط پیشگوئیوں کو "توجیہ حقہ" کے ماتحت ثابت کرنے میں مرزا صاحب کی وکالت کرتے ہیں۔ مگر چونکہ خود ان کا موکل ایسی تحریرات دیکھا ہے جو خواجہ صاحب کی پیش نہیں جانے دیتیں، اس لئے وہ اپنی ناکامی میں بھی لائق تعریف بلکہ قابل رحم ہیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

"محمدی بیگم والی پیشگوئی کی ایک جزو یہ تھی کہ اس خاتون کا باپ مرزا احمد بیگ چند ماہ میں رخصت ہو جائیگا اور بعد میں اس کا دوسرا حصہ پورا ہوگا۔ چنانچہ پہلا حصہ پورا ہوا۔ احمد بیگ کی موت کے بعد فریق ثانی نے در توبہ کھٹکھٹایا۔ چنانچہ اسی سنت اللہ نے جو انذاری پیشگوئیوں کے متعلق ہوتی ہے اپنا ظہور کیا۔ یعنی عذاب ٹل گیا۔" (ص ۱۹/۲)

الجواب محمدی بیگم کے والد کا فوت ہونا مرزائی پیشگوئیوں کی تصدیق نہیں تکذیب ہے۔ کیونکہ پیشگوئی میں پہلا حصہ سلطان محمد کی موت اندرون اڑھائی سال بتایا تھا۔ اور احمد بیگ کی موت تین سال میں لکھی تھی۔ جیسا کہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں لکھا ہے۔ یہ ترتیب تحریر و فرق میعاد صاف ظاہر کر رہا ہے کہ پہلے وہ مریگا جس کی میعاد اڑھائی سال ہے بعد اس کے تین سالہ میعاد والا مریگا۔ بخلاف اس کے احمد بیگ بعد نکاح محمدی بیگم کے (جو ۱۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا۔ دیکھو آئینۂ کمالات ص۲۸۰) جلدی ہی فوت ہوگیا۔ (۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو۔ دیکھو آئینۂ کمالات ص۲۸۰) اور سلطان محمد جو اصل مجرم تھا آجتک دندناتا پھر رہا ہے خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ "بعد وفات احمد بیگ کے فریق ثانی نے توبہ کرلی"۔ یہ بات اسقدر جھوٹ ہے کہ دنیا میں شاذ و نادر اس کی مثال ملیگی۔ سلطان محمد کا قصور

نکاح تھا جیسا کہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے (ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ اشتہار انعامی چار ہزار) پس اس کی توبہ یہ ہو سکتی تھی کہ وہ محمدی بیگم کو طلاق دیکر جرم سے دستبردار ہو جاتا۔ کیا ایسا ہوا؟ ہرگز نہیں۔ وہ تو آج تک اس عورت پر جس کا بقول مرزا خدا نے خود آسمان پر مرزا سے نکاح پڑھا تھا، قابض و متصرف ہے۔

خواجہ صاحب! یہ پیشگوئی کوئی معمولی نہیں ہے کہ آپ کا یہ عذر یعنی "زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان امور میں خدائے تعالےٰ کے کلام کو صحیح طور پر نہیں سمجھا" (صفحہ ۲۵ ٹریکٹ کمالی) قابل سماعت اور لائق قبول ہو۔ کیونکہ اس کے پورا نہ ہونے کی صورت میں مرزا صاحب حکم و عدل نے اپنے آپ پر فتوےٰ دیا ہوا ہے کہ "میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا" (صفحہ ۵۴ ضمیمہ انجام آتھم) خواجہ صاحب! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے حَکَم و عَدَل کے اس فتوے کی تکذیب و تردید پر کمر بستہ ہو رہے ہیں؟

بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اسی طرح عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کے متعلق خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ

"آتھم کے متعلق رجوع بحق کی شرط تھی مقررہ۔ پیشگوئی کنندہ (مرزا صاحب) کہتا ہے کہ آتھم نے اپنے عقائد سے توبہ کرلی۔ وہ اسے چیلنج کرتا ہے کہ وہ (آتھم) اس امر کی تردید کرے لیکن آتھم صاحب بالکل خاموش رہتے ہیں۔" (صفحہ ۲۰)

یہ جواب اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ "آتھم دل میں ڈر گیا" سنئے صاحب! آتھم نے نہ ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ متعدد بار بذریعہ تقاریر و تحاریر مرزا صاحب کے اس غلط قول کی تردید کی کہ

"اس مرزا کو خدا نے جھوٹا کیا۔ میں دل سے اور ظاہراً پہلے بھی عیسائی تھا اور اب بھی ہوں۔" (اخبار وفادار ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء)

ایسے ہی ۱۷ و ۲۷ ستمبر کو آتھم نے بذریعہ خطوط مرزا صاحب کی تکذیب کی۔ (دیکھو

اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۳/۱۱۴) اس کے علاوہ خود مرزا صاحب نے آتھم کے انکاری بیانات کو رسالہ انوار الاسلام و اشتہار انعامی تین ہزار میں لکھا ہوا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ آپ کسطرح دلیری سے لکھ رہے ہیں کہ آتھم نے اس کی تردید نہ کی۔ شاید آپ کا خیال ہوگا کہ اس واقعہ پر ۳۵/۳۶ سال گذر چکے ہیں۔ اصل واقعات لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو گئے۔ مگر آپ اس خیال میں سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ رسالہ "الہامات مرزا" مصنفہ و مؤلفہ حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب مجدد زمان اسلامی ممالک کے علاوہ لندن کے سرکاری کتب خانہ میں بھی پہنچ چکا ہے۔

آگے چلکر آپ نے مرزا صاحب کے اخلاق بتائے ہیں کہ ایسے تھے ویسے تھے، خاصکر غض بصر میں آپ فقید النظیر تھے وغیرہ۔

جواباً گزارش ہے کہ آپ کبھی امرتسر تشریف لاویں تو ہم آپکو ایسے اشخاص بتائیں جن کی حلیم و خلیق و ملنسار و مہمان نواز طبیعت آناً فاناً آپ کے دل پر اثر انداز ہو۔ خاصکر ان کے غض بصر کو دیکھکر تو آپ کو شک پڑ جائے کہ ان کو یہ بیماری ہے۔ مگر جب آپ کو ان کے عقائد بتائے جائیں تو آپ ان کے سائے سے اسطرح بھاگیں جیسے مرزا صاحب اور ان کے مرید طاعونی میت سے دور بھاگتے تھے۔ باوجودیکہ طاعون سے محفوظیت کا الہام تھا۔

مکرم من! ہر ایک شخص جو اپنی پیری مریدی کا سوانگ رچانا چاہتا ہے اسے اپنے جذبات فطری کو دبا کر بظاہر خلیق، ملنسار، مہمان نواز بننا ہی پڑتا ہے۔ مگر بقول شخصے "ہر ایک برتن سے (ڈھکنا اٹھانے پر) وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔" (صلا چشمہ معرفت) آخر ایسے لوگ اپنے سرمایہ فطرت کے اظہار پر مجبور ہو کر لوگوں کو۔ "بندر۔ سؤر۔ کتے۔ بدذات۔ بدمعاش۔ حرامزادے۔ خبیث۔ کمبخت۔ پلید طبع۔ منہ کالے۔ شریر مولوی۔ غزنی کے ناپاک سکھ۔ بے ایمان۔ نیم عیسائی۔ دجال کے ہمراہی۔ نالائق۔ دجال۔ مخبوط الحواس۔ متکبر۔ خود پسند۔ کفن فروش۔ کتوں کی طرح جھوٹ کا مُردار کھا رہے ہے۔ بدبخت دین فروش۔

بے ادب۔ تیز مزاج۔ گندی کارروائی کرنیوالے۔ گندے عادات گندے اخلاق۔ نفرتی اور ناپاک شیوہ والے۔ بدبخت۔ دین فروش۔ ہندوزادہ۔ نسل بدکاراں۔ عدو الدین۔ لئیم۔ فاسق۔ شیطان۔ ملعون۔ سفیہوں کا نطفہ۔ بدگو خبیث۔ مفسد۔ مزوّر۔ منحوس۔ جاہل۔ بیحیا۔ جھوٹا دیو مہر علی۔ خبردار شیخ ضال بخفۓ۔ آنکھوں کے اندھے شقی۔ ڈوموں کی طرح۔ کتوں کی مانند۔ سؤروں کی طرح۔ مخالف کتے سؤر۔ ہمارے دشمن جنگلوں کے سؤر ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھکر" کہا اُٹھا کرتے ہیں۔

خواجہ صاحب! جانتے ہیں یہ کس کے کلمات طیبات ہیں؟ یہ اُنہی کے ہیں جن کو مجدد کہتے اور جن کی مجددی پبلک سے منواتے ہیں۔ اللہ اکبر! ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آپ کے رسالہ کا جواب دینے کے بعد میں پھر آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ گھر میں بیٹھکر رسالہ بازی کرنے کو چھوڑ کر صاف نیت سے مولانا ثناء اللہ صاحب مجدد ربانی کی تجویز پر عمل کر کے اس سد سکندری کو جو آپ کے اور ہمارے ملاپ میں حائل ہو رہی ہے یعنی شخصیت مرزا کو آخری فیصلہ کی ضرب سے پاش پاش ہونے میں مدد دیں۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

(خادم امت مرزا خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ)

فیصلہ مرزا
انگریزی میں
مرزا صاحب کا آخری فیصلہ کا اشتہار اور اس پر
ساری بحث اس قابل ہے کہ اس کو ہر زبان میں
ترجمہ کیا جاوے۔ اردو پنجابی اور عربی میں تو شائع
ہو چکا ہے اب انگریزی میں بھی چھپ رہا ہے
شائقین طلب کریں۔ قیمت غالباً چار آنے ہوگی
(منگانے کا پتہ)
مینجر اہلحدیث
امرتسر